

مذاکرۃ الحدیث

مسلم امہ نے قرآن حکیم کے بعد جس علم کی طرف بھرپور توجہ دی اور اس کی خدمت کی وہ علم الحدیث ہے۔ اس توجہ اور اہتمام کا بنیادی محرک رب کائنات کے وہ ارشادات ہیں جن میں مختلف انداز و طرق سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے چون و چرا اطاعت کو فلاح دارین کا ضامن قرار دیا گیا ہے (۱) اور اعراض و تاخریاتی کو دنیا و آخرت کی تباہی اور خسران کہا گیا ہے۔ (۲) مزید برآں آپ علیہ السلاۃ والسلام کی زندگی کو انسانیت کے لئے ایک ایسا کامل اسوۃ و نمونہ قرار دیا گیا (۳) جو زمان و مکان کی قیود اور رنگ و نسل کے امتیازات سے ماوراء ہے۔

یہ ایک بدیہی اور مسلمہ حقیقت ہے کہ اچھا حافظہ اور عمدہ یادداشت خالق کائنات کا اپنی مخلوق کے لئے ایک اہم انعام اور عطیہ ہے۔ یہ بات بھی کسی دلیل کی محتاج نہیں کہ ایک ایسا شخص جس کا حافظہ اچھا ہو اس کی علمی سرگرمیاں اور دیگر معاملات و فرائض تین اور عمدگی سے سرانجام پاتے ہیں۔ اس سلسلے میں یہ مقولہ بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ علم وہی ہے جو انسان کے ذہن میں مستحضر و محفوظ رہے اور جسے وہ موقع و محل کی مناسبت سے حسب ضرورت بیان و استعمال کر سکے۔

اہل علم اس حقیقت کو بھی جانتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے عربوں کو بہترین قوت یادداشت سے نوازا اور زبان و بیان کا ایسا ملکہ ودیعت فرمایا ہے کہ بطور تفاخر دوسری قوموں کو عجمی سے موسوم کیا۔ اسی وجہ سے عربوں نے اس وقت متداول فنون کو کافہ پر منتقل کرنے کے بجائے زبانی روایت پر زور دیا۔

ظہور اسلام کے بعد صحابہ کرامؓ کی زندگی کا سب سے اعلیٰ ثقف و مقصد اللہ کے کلام یعنی قرآن کا سیکنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا سننا، سیکنا اور ان پر عمل کرنا تھا۔ صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کو قید تحریر میں لانے کی نسبت زبانی یاد کرنے کو ترجیح دی۔ امام اوزاعیؒ کے اس قول سے حافظہ کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ ان کا قول ہے: **کلن ہنا العلم شیا شریفاً اذا کلن من افواه الرجال بتلا قونہ وبتناکرونہ فلما صار فی الکتب فہب نورہ وصالی غیر اہلہ (۴)** (علم یعنی علم حدیث کی اس وقت بڑی قدر و منزلت تھی جب طالب علم اسے براہ راست استاد سے سن کر سیکھتا اور پھر پختگی کے لئے اعادہ کرتا۔ جب سے علم قید تحریر میں آنے لگا اس کی رونق ماند پڑ گئی اور ایسے لوگ بھی اسے حاصل کرنے لگے جو اس کے اہل نہیں تھے) حدیث نبوی کے یہ طالب علم حفظ حدیث میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے اور جو بھی اپنے طالب علم ساتھی سے آگے بڑھ جاتا تو تحدیث نعت کے طور پر اس کا اظہار بھی کرتے (۵)۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض صورتوں میں احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے امینوں اور محافظوں کو اپنے اس دعویٰ کی صحت کے لئے امتحان و آزمائش کے مراحل سے بھی گزرنا پڑا (۶)۔

مذاکرۃ الحدیث:- کتابت اگرچہ علم کی حفاظت کا ایسا ذریعہ ہے جس نے انسان کی بے شمار کمزوریوں کا علاج کر دیا ہے لیکن کتابت کے مستحکم ہونے تک حفظ ہی موثر ذریعہ تھا۔ حفظ اگرچہ انفرادی فعل ہے اور اس کا تعلق

انسان کی صلاحیت اور اس کی توجہ سے ہے تاہم اس کا استحکام اجتماعی عمل کا محتاج ہے۔ یہی اجتماعی عمل مذاکرہ ہے۔ باہمی علمی تبادلے اور ایک دوسرے کو سنانے اور ایک دوسرے کے سامنے دہرانے سے نہ صرف حفظ آسان ہو جاتا ہے بلکہ حافظہ کی کمزوری کا بھی علاج ہوتا اور بھولی ہوئی معلومات بھی تازہ ہو جاتی ہیں۔ بار بار دہرانے سے وہ معلومات انسان کے لاشعور کا حصہ بن جاتی ہیں اور ان کا اظہار انسان کی عادت ثانیہ بن جاتی ہے۔ اجتماعی عمل کے نتیجے میں ان معلومات کا اظہار بلا تکلف ہوتا ہے اور صحیح ہوتا ہے جو عام حالات میں غفلت و خطا کا شکار ہو سکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علماء محدثین نے مذاکرۃ الحدیث پر زور دیا اور ایسی مجلسوں کے انعقاد کی طرف توجہ دلائی جن میں حدیثیں سنانے اور دہرانے کے عمل سے حفظ قوی ہوتا ہے اور علم مستحکم۔ بعض اہل علم نے تو مذاکرہ کو تلاوت قرآن سے بھی بہتر بتایا ہے۔ ابو سعید کہتے ہیں: **مذاکرۃ الحدیث الفضل من لقراءۃ القرآن** (۷) ابن عباس مذاکرۃ حدیث کی اہمیت و ضرورت کا سبب بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: **تذاکروا الحدیث لا تفتلت منکم انہ لیس بمنزلتہ القرآن ان القرآن محفوظ مجموع** (۷ الف)

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مذاکرۃ الحدیث کا یہ عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی موجود تھا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں: **کننا کون عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنسمع منہ الحدیث فلما قنا تذاکرناہ لیمنا بیننا حتی نحفظہ** (۸) (جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث سن کر آتے تو مل کر دہرایا کرتے حتیٰ کہ وہ اذہر ہو جاتیں) ابو نہ کا قول ہے کہ اصحاب رسول صلی اللہ وسلم جب بھی جمع ہوتے احادیث کا اعادہ کرتے۔ (۹) میرا احساس اور اندازہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد آپ کے اس فرمان من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار (۱۰) (جو شخص جان بوجھ کر کوئی جھوٹی بات میری طرف منسوب کر لے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ بنا لے) سے اس طریق کار کو ممیز ملی۔ شیوخ و اساتذہ اپنے طلبہ اور بچوں کو مذاکرہ حدیث کی نصیحت فرماتے حضرت علیؓ اپنے طلبہ سے کہا کرتے کہ احادیث کو دہرایا کرو ورنہ علم ختم ہو جائے گا (۱۱)۔ عروہ بن الزبیرؓ (۹۳ھ) اور ابو العالیہؓ (۹۰ھ) بھی اپنے شاگردوں کو مذاکرہ کی تلقین کرتے (۱۲)۔ علقمہ (۶۳ھ) کہا کرتے تھے۔ **تذاکروا الحدیث فان حیاتیہ ذکرہ** (۱۳) (حدیث کو دہرایا کرو کہ اس میں اس کی بقا ہے)۔ ابن عباس اپنے تلامذہ کو نصیحت کرتے: **اذا سمعتم منی حدیثا لتذاکروہ بینکم** (۱۴) (جب مجھ سے کوئی حدیث سنو تو اسے آپس میں دہرایا کرو) امام زہری (۱۲۵ھ) فرمایا کرتے تھے: **اتتہ العلم النسیان و قلنہ المناکرۃ** (۱۵)۔ (علم کی آفت بھول جانا اور قلت مذاکرہ ہے)۔ احادیث کو دہرانے کی اس مشق کی اہمیت کا اندازہ ابو عبد اللہ جعفر بن محمد کے اس قول سے بھی ہوتا ہے۔ انکا کہنا ہے: **القلوب تورب و العلم غرسھا و المناکرۃ ملوھا فلذا انقطع عن الترب ما وھا جف غرسھا** (۱۶) (دلوں کی حیثیت مٹی کی ہے، علم اس کی کھیتی اور مذاکرہ اس کا پانی ہے۔ زمین کو اگر پانی نہ ملے تو تو اس پر سبزہ روئیدگی ختم ہو جاتی ہے)

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مذاکرہ کا یہ عمل طالبان حدیث عموماً اپنے ہم مکتبوں اور ہمسراہل علم کے ساتھ کرتے۔ ابو حازم سے روایت ہے کہ ہمارے اسلاف کو جب کسی دن اپنے سے زیادہ علم والے سے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا تو اس دن کو وہ فائدہ اور نعمت کا دن کہتے لیکن جب اپنے ہی مرتبے کے اہل علم سے ملاقات ہوتی تو اسے مذاکرہ کا دن کہتے (۱۷)۔ حدیث نبوی کے یہ عشاق جب تک احادیث اچھی طرح اذہر نہ کر لیتے کسی سے گفتگو کرنا پسند نہ کرتے۔ معاذ بن معاذ (۱۹۳ھ) کہتے ہیں کہ ہم ابن عون (۱۵۱ھ) کے گھر آئے تو شعبہ (۱۶۰ھ) باہر آئے۔ ہم نے ان سے گفتگو کرنی چاہی تو انہوں نے یہ کہہ کر بات کرنے سے انکار کر دیا کہ وہ ابن عون سے کسی ہوئی احادیث کے بارے میں مشغول ہیں (۱۸)۔

مذکرۃ الحدیث کی یہ مجالس انفرادی بھی ہوتیں اور اجتماعی بھی۔ عطاء (۱۰۳ھ) کا قول ہے کہ ہم جابر بن عبد اللہ (۷۸ھ) سے احادیث سن کر آتے تو مل کر یاد کرتے اور ابو الزبیر (۱۳۸ھ) ہم سب سے زیادہ احادیث کو یاد رکھنے والے تھے۔ (۱۹) روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سلیمان بن داؤد (۲۰۳ھ) شعبہ (۱۶۰ھ) اور عبد اللہ بن ادریس (۱۹۲ھ) بغداد میں مذکرہ کے لئے جمع ہوتے (۲۰)۔ ابن عباس (۶۸ھ) کی روایات کے امین ابو یحییٰ الاعمرج (۲۳۳ھ) اور سعید بن جبیر (۹۰ھ) مذکرہ کی غرض سے کوفہ کی مسجد میں جمع ہوتے (۱۳)۔ علی بن المدینی کا قول ہے کہ چھ اشخاص یعنی ابن معین، ابن مہدی (۱۹۸ھ) و کتب بن الجراح (۱۹۷ھ) ابن عساکر (۱۹۸ھ) ابو داؤد (۲۰۳ھ) اور عبد الرزاق (۲۱۱ھ) کو یہ مجالس مذکرہ اس قدر عزیز تھیں کہ جب وہ اس میں مشغول ہوتے تو دنیا و ما فیما سے بے نیاز ہو جاتے (۲۲)۔

روایات سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ اگر کسی طالب علم کو مذکرہ کے لئے ساتھی طالب علم یا کوئی دوسرا موزون شخص نہ ملتا تو جو شخص بھی مل جاتا اس کو احادیث سناتے (۲۳) اور ایسا بھی ہو تا کہ کسی کے بھی نہ ملنے کی صورت میں وہ باوازا بلند خود اپنے آپ کو سناتے (۲۴)۔ اسماعیل بن رجاہ (۷۸ھ) کا معمول تھا کہ وہ کتب کے بچوں کے پاس آتے اور ان کو جمع کر کے احادیث کا اعادہ کرتے (۲۵)۔ امام زہری کے بارے میں یہ روایت مشہور ہے کہ جب وہ اپنے استاد عروہ بن الزبیر اور دیگر شیوخ سے احادیث سن کر آتے تو اپنی باندی کو جگاتے اور اس کے سامنے احادیث کا اعادہ کرتے۔ باندی کہتی رہ جاتی کہ میرا ان سے کیا تعلق (عدم دلچسپی کا اظہار کرتی) لیکن امام زہری جب تک اس مجلس میں سنی ہوئی تمام احادیث دہرانہ لیتے خاموش نہ ہوتے (۲۶)۔

مصادر سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ طالبان حدیث کو یہ مجالس مذکرہ اس قدر محبوب تھیں کہ بعض وقت ساری رات اسی عمل میں گذر جاتی اور طلبہ کو وقت گزرنے کا احساس بھی نہ ہوتا۔ علی بن المدینی کا قول ہے کہ و کتب بن الجراح اور عبد الرحمن بن مہدی مسجد حرام میں مذکرہ حدیث میں ایسے مشغول ہوئے کہ فجر کی اذان ہو گئی (۲۷)۔ عبد اللہ بن المبارک (۱۹۸ھ) اور علی بن الحسن (۲۱۵ھ) کے بارے میں ہے کہ سردیوں کی ایک شدید سرد رات اذان فجر تک مذکرہ میں منہمک رہے (۲۸)۔ خلف بن سالم ابو نیشہ اور یحییٰ بن معین کے بارے میں ہے کہ جب وہ اپنے شیوخ سے احادیث سن کر آتے تو ان کا اعادہ کرتے (۲۹)۔

مذکرۃ الحدیث کی ان مجالس کو برپا کرنے کے شغف کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جب طلبہ شیوخ کی مجلس سے احادیث سننے اور مذکرہ کے بعد گھروں کو لوٹتے تو اگلی صبح کا بے چینی سے انتظار کرتے تاکہ وہ مذکرہ کے لئے ایک بار پھر باہم مل سکیں۔ ابراہیم النخعی کا کہنا ہے: انه ليطول علی اللیل حتی الی الصبح لیلفا کوہم (۳۰)۔

جو لوگ مذکرہ حدیث کے لئے مجالس منعقد نہ کرتے ان کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا۔ سعید بن عبد العزیز (۱۹۷ھ) کے بارے میں ہے کہ وہ اصحاب اوزاعی کو مجلس مذکرہ قائم نہ کرنے پر سرزنش کرتے تھے (۳۱)۔

مصادر سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ ان مجالس مذکرہ برپا کرنے کا مقصد احادیث کو سن کر یاد کرنا، ان پر عمل کرنا اور انہیں دوسروں تک پہنچانا ہی نہ تھا بلکہ بعض وقت یہ مجالس صحیح حدیث کو سقیم حدیث سے تمیز کرنا کا ذریعہ بھی ہوتیں۔ یزید بن ہارون (۲۰۶ھ) کا قول ہے۔ تلاذمہ حدیث مستند اور کمزور ہر طرح کے مشائخ سے احادیث اخذ کیا کرتے تھے لیکن جب مذکرہ ہوتا تو قوی اور ضعیف راویوں کی احادیث میں امتیاز ہو جاتا (۳۲)۔

ایسا بھی ہو تا کہ اگر حدیث کا کوئی طالب علم اپنے شریا کسی دوسرے شخ سے استفادہ سے محروم رہ جاتا تو یہ مجالس ان شیوخ کی روایت سے استفادہ اور ان کا رابطہ ہوتیں۔ الخلیل بن ابراہیم کا قول ہے: فلما لم یملک تذکر ماعدک و

تستفد مالس عندک (۳۳)۔ ابن ضبل (۲۴۱ھ) کے بارے میں ہے کہ انہوں نے اپنے استاد شیمہ سے کچھ احادیث ان کی مجلس علم میں حاصل کیں اور کچھ ان تلقات ذکر میں (۳۳ الف)۔ مذاکرۃ الحدیث کا عمل بعض وقت ان احادیث کو یاد دلانے کا سبب بھی بنتا جو حافظہ سے نکل چکی ہوتیں اور نسیان کی زد میں آجاتیں۔ روایت ہے کہ عبداللہ بن شداد نے ابن ابی لیلیٰ کے ساتھ احادیث کا مذاکرہ کیا تو عبداللہ کو کچھ ایسی احادیث بھی یاد آ گئیں جو ان کے ذہن سے نکل چکی تھیں۔ اور وہ خوش ہو کر بولے رحمک اللہ کم من حلیث احبہ فی صدی قد کلان ملت (۳۳)۔ (عبداللہ! اللہ تم کو خوش رکھے۔ تم نے کئی ایسی احادیث یاد دلا دی ہیں جو میں بھول گیا تھا)۔ ابو سعید خدری مذاکرۃ کی اس افادیت ہی کے بارے میں کہتے ہیں: تفاکروا فان الحديث بهذا الحديث (۳۵)۔

حواشی

- ۱۔ ومن بطع اللہ ورسولہ فقد فلز فوزاً "عظیماً" الاحزاب / ۷۱ مزید دیکھئے۔ النور / ۵۲، النساء / ۱۳، الفتح / ۱۷
- ۲۔ ومن بعض اللہ ورسولہ ویتمد حلوہ بخلہ نلوا "خالدا فیہا ولہ عذاب مہین (النساء / ۱۳) / مزید دیکھئے الجن / ۲۳، الاحزاب / ۳۶
- ۳۔ لقد کلان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ لمن کلان بر جو اللہ واللہ واللہ الاخر و ذکر اللہ کثیرا۔ (الاحزاب / ۲۱)
- ۴۔ ابن عبدالبر، جامع بیان العلم / ۱/ ۶۸
- ۵۔ وہ محدثین جو اپنے عمدہ حافظہ کی وجہ سے معروف تھے اور وہ خود بھی کافخریہ اس کا اظہار کرتے ان میں سے چند کے اسماء یہ ہیں: الزہری (۱۲۵ھ) الانش (۱۳۸ھ) اشعی (۱۰۹ھ) ابن المبارک (۱۹۷ھ) ابی الیاسی (۲۰۳ھ) سعید بن ابی عروبہ (۱۵۶ھ) عبدالرحمن بن ممدی (۱۹۸ھ) وغیرہ۔ انسوی کتاب المعرفۃ / ۱/ ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۵، ابو زرہ، تاریخ ابو زرہ / ۱/ ۳۱۰، رامرمزی، المحدث الفاصل / ۵۶۶، خطیب بغدادی، تاریخ بغداد / ۱۰/ ۱۶۵، ۱۶۶، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸،

- ١١- خطيب بغدادی، الجامع، ٢٣٦/١، ابن ابی شیبہ، مصنف، ٥٣٥/٨، بتحقی، المدخل، ٢٨٨، حاکم، معرفۃ علوم الحديث، ١٣١، ابن عبد البر، جامع بیان العلم، ١٠١/١
- ١٢- الجامع للاطلاق الراوی، ٢/٢٦٨، معرفۃ علوم الحديث، ١٣١، الذہبی، سیر اعلام النبلاء، ٥٤/٣
- ١٣- خطيب بغدادی، شرف اصحاب الحديث، ٩٤، احدث الفاصل، ٥٣٦
- ١٤- الجامع، ٢٣٤/١
- ١٥- بتحقی، المدخل، ٢٩٣
- ١٦- الجامع، ٢/٢٤٨
- ١٧- ایضاً، ٢/٢٤٦
- ١٨- ایضاً، ١/٢٣٩
- ١٩- ایضاً، ١/٢٣٩
- ٢٠- سیر اعلام، ٩/٣٨
- ٢١- الجامع، ٢/٢٤٣
- ٢٢- الجامع، ٢/٢٤٣
- ٢٣- ایضاً، ٢/٢٦٨، مصنف، ٨/٥٣٦، ابن عبد البر، ١/١٠١
- ٢٤- ایضاً، ٢/٢٦٤
- ٢٥- فصولی کتاب المعرفة، ٢/٢١٠، بتحقی، ٢٩٣، ابن عبد البر، ١/١٠٢
- ٢٦- الجامع، ٢/٢٦٨
- ٢٧- ایضاً، ٢/٢٤٣، سیر، ٩/١٥٢، ١٩٥
- ٢٨- ایضاً، ٢/٢٤٦
- ٢٩- خطيب بغدادی، الفقيه والمتفقه، ٢٦٠
- ٣٠- ابن عبد البر، ١/١٠٢، الجامع، ٢/٢٣٩
- ٣١- الجامع، ٢/٢٤٣، احدث الفاصل، ٥٣٨
- ٣٢- احدث الفاصل، ٣١٤
- ٣٣- الجامع، ٢/٢٤٣
- ٣٤- الف احمد بن حنبل، کتاب العلل، ١/٣١٤
- ٣٥- احدث الفاصل، ٥٣٦، الجامع، ١/٢٣٨، ابن عبد البر، ١/١١١
- ٣٥- الجامع، ٢/٢٦٨، ٢٦٤، حاکم، معرفۃ علوم، ١٣٠، الرازي محمدی، احدث الفاصل، ٥٣٦

مصادر و مراجع

- ١- ابن حجر العسقلانی (٨٥٢ھ) تہذیب التہذیب، حیدر آباد ١٣٢٥-١٣٢٤ھ
- ٢- ابن حبان البستی (٣٥٣ھ) کتاب المجوحین، تحقیق محمود ابراہیم، ١٣٩٢ھ
- ٣- ابن عبد البر الاندلسی (٢٦٣ھ) جامع بیان العلم و فضلہ، دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٩٤٨ھ
- ٤- ابن عساکر الاشبکی (٥٥٤ھ) تہذیب تاریخ دمشق دمشق ١٣٢٢ھ تا ١٣٣٢ھ
- ٥- ابن ماجہ محمد بن یزید (٢٤٣ھ) کتاب السنن، قاہرہ ١٣٤٢ھ
- ٦- ابو زرعہ الدمشقی (٢٨١ھ) تاریخ ابو زرعہ، تحقیق شکر اللہ نعمت اللہ القوجانی دمشق، ١٩٩٠ھ
- ٧- بخاری محمد اسماعیل (٢٥٦ھ) الجامع الصحیح، وارا لکھ، بیروت
- ٨- السیوطی (٢٥٦ھ) المدخل الی السنن الکبریٰ تحقیق د/ محمد ضیاء الرحمن الاعظمی، دار الخلفاء لکتاب الاسلامی
- ٩- حاکم، محمد بن عبد اللہ (٢٠٥ھ) المستدرک، الرياض
- ١٠- ایضاً معرفۃ علوم الحدیث تحقیق معظم حسین، قاہرہ، ١٩٨٠ھ
- ١١- خطیب بغدادی (٢٦٣ھ) شرف اصحاب الحدیث، تحقیق محمد سعید، انقرہ، ١٩٤١ھ
- ١٢- ایضاً الفقیہ والمفتی، قاہرہ
- ١٣- ایضاً تاریخ بغداد، قاہرہ ١٩٩٣ھ المعارف الرياض
- ١٤- ایضاً الجامع لاخلاق الراوی و آداب السامع، تحقیق د/ محمود الحان، مکتبۃ المعارف، الرياض
- ١٥- الذہبی، محمد بن احمد (٤٣٨ھ) تاریخ الاسلام، قاہرہ، ١٩٣٨ھ
- ١٦- ایضاً سیر اعلام النبلاء، قاہرہ، ١٩٥٢ھ
- ١٧- الرازمی، حسن بن عبد الرحمن (٣٦٠ھ)، الحدیث الفاصل بین الراوی والنواعی، تحقیق نجیب، بیروت، ١٣٩١ھ
- ١٨- الفسوی، یعقوب بن سفیان (٢٤٤ھ) کتاب المعرفۃ والتاریخ، تحقیق اکرم ضیاء العری، بغداد، ١٩٤٣ھ

/ ١٩٤١ھ

عن أبي هريرة، رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (كلمتان خفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان، حبيبتان إلى الرحمن: سبحان الله وبحمده، سبحان الله العظيم) متفق عليه.
وعنه رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (لأن أقول: سبحان الله، والحمد لله، ولا إله إلا الله، والله أكبر، أحب إلي مما طلعت عليه الشمس)
رواه مسلم.